REGD No. L. 5254

45

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۱۰ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

یوم یک شنبہ

خطبہ نمبر ۲۴۱

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۴ اخاء ۱۳۳۵ھش ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں کا وقت

آئندہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں کا وقت ۸½ بجے صبح کر دیا گیا ہے۔ اس وقت ملاقاتوں کا رجسٹر مکمل کر کے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیا جایا کرے گا۔ اس ضمن میں اسی اخبار کے صفحہ ۲ پر جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں ۸ بجے صبح کا وقت درج ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرما لیں۔

کیا غلام رسول ۳۵ نے الزامات کی خود ہی تردید کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ سے معافی نہیں مانگی تھی؟

"میں نادم ہو کر نیت حضور سے وفاداری کا عہد کرتا ہوں حضور مجھے معاف فرما کر میری بیعت قبول فرمائیں" (غلام رسول)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں غلام رسول ۳۵ کا خط

ذیل میں غلام رسول ۳۵ کا وہ خط درج کیا جاتا ہے۔ جو اس نے مکرم جناب ناظر صاحب حفاظت کی خدمت میں تحریر کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرمی و محترمی جناب ناظر صاحب حفاظت ربوہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ کا خط ملا افسوس ہے کہ آپ نے میرے مضمون مطبوعہ سفینہ مورخہ ۲۵ ستمبر کی صرف ایک شق کی تردید کرنے کی کوشش کی ہے، حالانکہ میں نے کافی الزامات کا اعادہ کیا تھا جس کا جواب تا حال الفضل میں شائع نہیں ہوا جس کی وجہ سے میرا شک یقین میں بدلنا ضروری ہے میاں عبدالوہاب صاحب کے خط کے ان الفاظ "مری ضرور دیکھئے" سے یہ قیاس کرنا کہ موصوف نے اللہ رکھا کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا بدظنی ہے "ان بعض الظن اثم" آپ "مری ضرور دیکھئے" کا مفہوم یہ کیوں نہیں لیتے کہ وہاں کے نظاروں سے لطف اندوز ہوئیے۔ جو متبادر الفہم ہے خیر مجھے اس بحث میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہاں اگر آپ کے پاس کافی و شافی ثبوت موجود ہیں جن سے یہ ظاہر ہو۔ کہ خلیفہ اول رضؓ کی اولاد حضرت صاحب کے قتل کی متمنی ہے تو محفوظ رکھئے۔ میں حیران ہوں کہ میرے ۱۵ ستمبر والے خط سے یہ کیونکر غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ کہ میں حضور سے معافی کا خواستگار ہوں۔ جناب والا میں نے اس خط میں صرف یہ لکھا تھا کہ خاکسار کو یہ شک تھا کہ امیر المومنین اپنے محبوب بیٹے میاں ناصر احمد کی خلافت کے لئے زمین ہموار کر رہے ہیں۔ حضور کے واضح اعلان کے بعد میرا یہ اخلاقی فرض تھا کہ میں اس کا اعتراف کرتا اور معافی مانگتا۔ سو میں نے صرف اس امر کی معافی مانگی ہے کہ میں اس خیال میں غلطی پر تھا۔ گو بعض حقائق اور امور اس بات پر دال ہیں۔ جو حضور کی اندرونی کیفیت کی عکاسی کرتے ہیں جو شیر میاں بشیر احمد صاحب کے مضمون کے جواب میں شائع ہو جائیں گے۔

سو جناب اس غلط فہمی کو دور فرمائیے میں نے صرف اپنی ایک ہی غلطی کا اعتراف کیا تھا وہ بھی اس وقت جبکہ حضور کی طرف سے واضح اعلان شائع ہوا۔

دوسرا امر جو میں نے حضور کی خدمت میں لکھا تھا وہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض کے گندے پروپیگنڈا کے متعلق تھا کیونکہ وہ میری سماعی باتیں تھیں۔ اس وجہ سے اخلاق اس بات کا متقاضی تھا۔ کہ میں ان کو بھی لکھ کر اس بات کی وضاحت کر دوں کہ اب ان باتوں کا میرے دل پر کوئی اثر نہیں ہے۔

صرف یہ دو باتیں تھیں جو حضور کی خدمت میں دیانتداری سے لکھ دی تھیں۔ میرا حضرت صاحب سے معافی مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک آزادانہ فضا میں الفضل کی شائع شدہ شہادتوں کی انکوائری نہ ہو۔ نیز ہمارے شبہات کو دور کر کے دلی اطمینان نہ دیا جائے۔ حضرت صاحب کا بھی ایک دن قبل خط آیا تھا۔ اس میں بھی یہ لکھا تھا کہ میرے پاس کون سے دلائل ہیں جن سے یہ ظاہر ہو کہ حضرت میاں عبدالمنان صاحب عالم ہیں اور آپ نے بھی ان کے علمی ذوق سے سیر چشمی سے کام لیتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ ان کی علمی شہرت کی ساری حقیقت عنقریب کھل جائے گی۔ جب آپ اپنے نامۂ خصوصی (الفضل) کی معرفت ہم تک اس کی حقیقت پہنچائیں گے۔ تو پھر دیکھوں گا کہ ان کی علمیت کے متعلق کیا حقیقت ہے۔ لیکن میں اب بھی اس کو ایک عالم دین سمجھتا ہوں۔

میں پھر لکھتا ہوں کہ اس غلط فہمی کو دور فرمائیے کہ میں حضور سے اپنے گناہوں کی معافی کا طلبگار رہا ہوں۔ میں اپنے آپ کو سچ اور راستی پر خیال کرتا ہوں۔ اس وجہ سے یہ سوال بے معنے اور بے حقیقت ہے کہ میں حضور سے معافی مانگوں نیز اگر میرے سابقہ خط کے کسی فقرہ سے کوئی غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ تو اس خط کی روشنی میں دور فرمائیے۔

(غلام رسول ۳۵ نسبت روڈ لاہور)

مندرجہ بالا خط میں غلام رسول ۳۵ نے اس امر کی تردید کی ہے کہ اس نے اپنے ۱۵ ستمبر والے خط میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کی تھی ذیل میں ہم اس کا ۱۵ ستمبر والا خط جو اس نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا تھا درج کرتے ہیں۔ اس سے صاف طور پر ظاہر ہو جائیگا کہ غلام رسول ۳۵ نے خود ہی

۱۔ تمام الزامات کو غلط تسلیم کیا ہے۔
۲۔ حضور سے معافی بھی مانگی ہے۔
۳۔ دوبارہ بیعت قبول فرمانے کی بھی درخواست کی ہے

چوہدری غلام رسول ۳۵ کا دوبارہ بیعت اور معافی کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیدی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

خاکسار تسلیم کرتا ہے کہ آج سے پیشتر میرے دل میں کچھ شکوک حضور کے متعلق پیدا

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

ایک غلط اور بے بنیاد خبر کی تردید

لاہور کے ایک اخبار نے ان دنوں جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹی خبروں کی ایک مہم جاری کر رکھی ہے۔ اصولاً ہم اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس کا جواب تو وہی عالم الغیب ہستی ہی دے گی۔ جس کے سامنے بعض مذہب کا لبادہ اوڑھنے والے ان اخلاقی اور روحانی اقدار کی بیخ کنی کر رہے ہیں۔ جن کو اس نے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ دنیا میں قائم فرمایا تھا۔ لہٰذا ہمارا طرز عمل ابتداہی سے قرآن مجید کی اس ہدایت و رہنمائی کے مطابق رہا ہے کہ اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلامًا (سورۂ فرقان) ہمارا خیال تھا۔ کہ ہمارا یہ قطعی موقف ہی خبر سازی کی اس مہم کو ٹھنڈا کر دے گا۔ اور کذب و افتراء کا یہ کھیل آپ ہی ختم ہو جائے گا۔ مگر افسوس حق و صداقت کے اس "خاموش احتجاج" کا نتیجہ یہ برآمد ہو رہا ہے۔ کہ نہایت دلیری کے ساتھ اب مزید غلط بیانیوں کا سہارا لیا جانے لگا ہے۔ جس کی تازہ ترین مثال وہ خبر ہے۔ جو اس نے جماعت احمدیہ میں بنگالی اور پنجابی کشمکش پیدا کرنے اور منافرت پھیلانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے ۷؍اکتوبر ۵۶ء کی اشاعت میں وضع کی ہے۔ "مشرقی پاکستان کے قادیانیوں نے بھی مرزا محمود کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا!" یہ مضحکہ خیز سرخی جمانے کے بعد اس اخبار نے خبر تراشی کے کمالات دکھاتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے:۔

"برہمن بڑیہ کے قادیانی مبلغ مولوی ظل الرحمٰن کو ان کی تیس سالہ ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ مرزا محمود نے وہاں کی عام بغاوت کے پیش نظر اپنے خاص نمائندے مولوی جلال الدین شمس اور مولوی عبد الرحیم درد کو وہاں کے حالات معلوم کرنے کی غرض سے ایک وسیع دورے پر بھجوایا تھا۔ اور ان کی واپسی پر اب اپنے ربوہ کے خاص مبلغین مولوی محمد اجمل شاہد اور مہاشہ محمد عمر اور مولوی رحمت علی کو اپنے خاص مشن کے لئے تقرر کیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ یہ تینوں آدمی مشرقی پاکستان کی اہم زبان "بنگلہ" بولنے تک کی بھی استعداد نہیں رکھتے اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ صرف معاملہ کی نزاکت کے پیش نظر کامل نگرانی کے لئے وہاں مامور کئے گئے ہیں۔ یہ تینوں اصحاب پورے مشرقی پاکستان میں وسیع پیمانے پر دورے کر کے حالات پر قابو پانے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔"

مذکورہ خبر میں "حقیقت پسندی" کا جو نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس پر گوئبلز کی روح بھی پھڑک اٹھی ہوگی۔ کیونکہ ایک مختصر سی عبارت میں نہایت خوبصورتی سے متعدد جھوٹ اور افتراء جمع کر دینے کا سلیقہ ایسا ہے۔ جس میں ان کا آج تک کوئی حریف پیدا نہیں ہو سکا۔ حقیقت حال یہ ہے کہ:۔

اول مولوی ظل الرحمٰن صاحب ۶۰ سال کی عمر پا لینے پر صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق یکم دسمبر ۱۹۵۴ء سے ریٹائرڈ ہیں۔ اور آج تک انہیں باقاعدہ پنشن مل رہی ہے۔ سلسلہ کے اس دیرینہ اور مخلص خادم کو پیشکش کی گئی ہے۔ کہ اگر وہ کام کر سکتے ہوں۔ تو انہیں دوبارہ کام پر لگایا جا سکتا ہے۔ مگر انہوں نے اپنی بیماری اور عمر کے پیش نظر معذوری کا اظہار فرمایا ہے۔ کیا معطل ہونا اسی کو کہتے ہیں۔

دوم:۔ جناب مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس مہینوں صاحب فراش رہے ہیں۔ آپ کافی عرصہ میو ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے گذشتہ چار ماہ کوئٹہ میں فروکش رہے۔ اور اب دو ہفتے ہوئے ہیں۔ کہ کوئٹہ سے واپس ربوہ تشریف لائے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس اخبار کے "نامہ نگار" کو یہ بھی علم نہیں کہ کوئٹہ اور برہمن بڑیہ دو الگ الگ علاقوں کے شہر ہیں۔ ایک مغربی پاکستان میں ہے تو دوسرا مشرقی پاکستان میں۔ یعنی ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں۔

سوم:۔ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ جنہیں مفروضہ وفد کا دوسرا ممبر دکھایا گیا ہے۔ دس ماہ قبل (دسمبر ۵۵ء میں) انتقال فرما چکے ہیں۔ خدا جانے وہ کونسے "مولوی عبد الرحیم درد" ہیں۔ جن کی "زیارت" حال ہی میں اس اخبار کے "نامہ نگار" نے کی ہے۔

چہارم:۔ "خاص مبلغین" میں سے ایک مبلغ مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب ہیں جو دسمبر ۵۵ء سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور دوسرے (مولوی محمد اجمل صاحب شاہد) تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں پڑھاتے ہیں۔ مگر اس اخبار کی فن خبر سازی کا کمال ملاحظہ ہو۔ کس طمطراق سے منادی کر رہے ہیں کہ:۔

"تینوں اصحاب پورے مشرقی پاکستان میں وسیع پیمانہ پر دورے کر کے حالات پر قابو پانے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔"

پنجم:۔ خدا کے فضل سے اس وقت مشرقی پاکستان میں سلسلہ احمدیہ کے چھ مربی فریضہ اصلاح و ارشاد سرانجام دے رہے ہیں۔ جن میں سے پانچ مشرقی پاکستان کے باشندے اور صرف ایک مغربی پاکستان کے رہنے والے ہیں۔ اور ان سب کے انچارج اور نگران ایک بنگلہ جاننے والے بنگالی ہیں۔ ان واضح حقائق کی موجودگی میں "بنگلہ" نہ جاننے والوں کو نگرانی کے لئے مقرر کرنے کا تاریک خیال اسی اخبار کے ظلمت خانوں کی پیداوار نہیں تو اور کیا ہے؟

اس قسم کا بے سروپا پراپیگنڈا اور خانہ ساز خبریں اور مفروضہ داستانیں اس اخبار کے اور اسکی پارٹی کے سیاسی اور مذہبی کردار کو ایک مرتبہ پھر بے نقاب کرنے کا موجب بن رہی ہیں۔ مسلمان صرف پرانے شکاریوں سے ہی واقف نہیں وہ نئے داموں سے بھی واقف ہیں۔ پس کیا ضروری ہے۔ کہ خواہ مخواہ اپنے ہاتھوں سے ہی اپنی رسوائی کا سامان پیدا کیا جائے؟

یاد رکھئے احمدیت کی کشتی کا ناخدا رب العرش ہے۔ اس لئے کوئی طوفان ابر و باد اس کے منزل مقصود تک پہنچنے میں روک نہیں بن سکتا۔ یہ ہنگامے اور یہ طوفان احمدیت کے شیدائیوں کو اپنے قدموں سے متزلزل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ؎

بعض اوقات ڈبونے کے ارادے سے ہوا
ڈوبنے والوں کو ساحل پہ لگا جاتی ہے

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے
ملاقاتوں کا وقت

آئندہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتوں کا وقت ۸ بجے صبح کر دیا گیا ہے۔ اس وقت ملاقاتوں کا رجسٹر مکمل کر کے بحضور پیش کر دیا جایا کرے گا۔ لہٰذا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کے خواہشمند احباب اس وقت سے پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر نام لکھا دیا کریں۔ احباب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل تین ماہ باقی ہیں۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے کارکنان مال سے التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

بندہ کے چچا صاحب اور چچازاد بھائی گلزار احمد اور نثار احمد ملیریا بخار سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ مقصود احمد ڈگری گھمناں ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ حال اینٹی ملیریا آرگنائزیشن ۴۵۲ لائل پور۔

خطبہ جمعہ

اگر تم قرآن کریم کو اس یقین سے پڑھو کہ اس میں ہر اعتراض کا جواب موجود ہے تو اس کے مطالب تم پر آپ ہی آپ کھلتے چلے جائینگے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہنمائی حاصل ہو جائیگی

جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی راہنمائی حاصل ہو جائے تو وہ ساری بدیوں اور گمراہیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ ؍ ستمبر ۱۹۵۶ء — بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
ہمارے ملک کے لوگوں میں عام طور پر

یہ عیب پایا جاتا ہے

کہ وہ گزشتہ لوگوں کی اچھی باتوں کو بھی صرف اس لئے کہ ان پر ایک زمانہ گزر چکا ہے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ کل جدید لذیذ شائد ہمارے ملک کے لئے ہی کہا گیا ہے۔ ورنہ یورپ والوں کو دیکھا جائے۔ تو وہ اپنے سکولوں میں اٹھارویں صدی کے آخر تک سپین کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھاتے رہے ہیں اور اب تک وہ ان

علوم کی تلاش میں

لگے ہوئے ہیں جو پرانے زمانوں میں مسلمانوں نے یا دوسری اقوام نے نکالے تھے۔ مثلاً فراعنہ کی قوم میں جو ممیوں کے لئے ایجادیں کی گئی تھیں۔ یورپ والوں نے ان کی جستجو چھوڑی نہیں۔ بلکہ ابھی تک وہ ان کی تحقیق میں لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جو طریق ہم نے بڑی محنت اور دماغ سوزی کے بعد نکالا ہے وہ ناقص ہے۔ ہم بعض دوائیں نسوں میں بھر کر لاشوں کو محفوظ تو رکھ سکتے ہیں مگر ان دواؤں کا اثر صرف آٹھ دس دن تک رہتا ہے۔ اس کے بعد لاش محفوظ نہیں رہ سکتی لیکن فراعنہ کے وقت میں جن لاشوں کو دوائیں لگا کر محفوظ کیا گیا تھا وہ ہزاروں سال تک بھی خراب نہیں ہوئیں۔ میں نے خود

منفتاح کی لاش

کو (جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون تھا) آج تک محفوظ دیکھا ہے ہمارا تو یہی یقین ہے کہ منفتاح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا ہی فرعون تھا کیونکہ اس سے قرآن کریم کی ایک پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ لیکن عیسائیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ اسلام کی ہر بات کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ منفتاح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے

فرعون کا بیٹا

تھا تا کہ قرآن کریم کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہو لیکن انکی قرآن کریم سے دشمنی تو ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ اس لئے ان کا یہ رویہ کوئی قابل تعجب نہیں۔ بہر حال فراعنہ کے وقت میں لاشوں میں جو دوائیاں لگائی جاتی تھیں ان کی وجہ سے وہ لاشیں کئی کئی ہزار سال سے محفوظ چلی آتی ہیں اور آجکل کے لوگوں کی ایجاد کردہ دوائیں ابھی تک ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں۔ یہی حال دوسرے علوم کا ہے۔ میں یورپ سے علاج کرا کے واپس آیا۔ تو اگرچہ اس وقت ستمبر کا مہینہ تھا۔ مگر میرے جسم میں یہ علامت ظاہر ہوئی کہ رات کو کپڑا اوڑھنے کے باوجود مجھے شدید سردی لگتی جس سے میرا جسم تھر تھر کانپنے لگ جاتا ڈاکٹروں نے اس کا بہت علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا آخر

یہ تجویز ہوئی

کہ کسی طبیب کو بلایا جائے چنانچہ ایک طبیب کو جو حکیم انصاری صاحب نابینا کے بیٹے ہیں دہلی سے بلانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن انہوں نے اتنی فیس مانگی۔ جو ہمیں معقول نظر آئی۔ اس لئے ہم نے انہیں بلانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد یکدم ان کا تار آیا کہ میں لاہور آگیا ہوں مجھے بلا لیا جائے۔ چنانچہ ہم نے انہیں بلا لیا۔ جب وہ یہاں آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ یہاں کیسے آگئے۔ انہوں نے کہا میرے چھوٹے بھائی لاہور میں رہتے ہیں۔ ان کی بیوی اور میری بیوی دونوں بہنیں ہیں۔ ان کی تار پہنچی کہ ان کی بیوی کوٹھے پر سے گر گئی ہے۔ اور اسے فالج ہو گیا ہے۔ اس خبر کے پہنچتے ہی میری بیوی رونے لگ گئی۔ میں نے اسے تسلی دی لیکن اسے اطمینان نہ ہوا۔ آخر میں نے اسے کہا کہ میں خود لاہور جاتا ہوں۔ اور مریضہ کا علاج کرتا ہوں۔ چنانچہ

میں لاہور آگیا

میں نے سمجھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے لاہور محض آپکی خاطر لایا ہے۔ اس لئے میں نے لاہور پہنچتے ہی آپکو تار کے ذریعہ اطلاع دے دی بہر حال وہ طبیب یہاں آئے اور دو دن تک یہاں رہے۔ انہوں نے جو دوائی مجھے دی اس کی ایک ہی خوراک کھانے سے وہ مرض دور ہو گیا۔ اور میرا جسم گرم ہو گیا۔ اب دیکھ لو طب کو ہمارے ملک والے بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ بہت حقیر سمجھتا ہے۔ لیکن یورپ میں بھی بڑے بڑے ڈاکٹر موجود تھے جن کا علاج کروایا گیا اور لاہور میں بھی بڑے بڑے ڈاکٹر موجود ہیں جن سے مشورہ لیا گیا۔ پھر بھی ان کی بتائی ہوئی کسی دوائی سے فائدہ نہ ہوا۔ لیکن اس طبیب کی بتائی ہوئی دوائی کی ایک ہی خوراک سے

وہ مرض دور ہو گئی

بلکہ اس نے ایسا اثر کیا کہ بجائے سردی لگنے کے مجھے پسینہ آنے لگ گیا۔ اب دیکھ لو یہ پرانی طب تھی جس نے مجھ پر اثر کیا گالیاں دینے کو کوئی موزخہ پرانی طب کو گالیاں دے لے لیکن مجھے اس کا ذاتی تجربہ ہے کہ جہاں ڈاکٹروں کا علاج ناکام ہوا وہاں ایک طبیب کے بتائے ہوئے علاج سے فائدہ ہو گیا۔ اب اس تجربہ کو کیسے چھپایا جائے۔ جرمن ڈاکٹر جس سے میں نے علاج کرایا تھا۔ اور جس پر مجھے بھی اعتماد ہے اسے لکھا گیا تو اس نے کہا کہ جو دوائی میں نے آپکو بتائی تھی اس کی ایک گولی زیادہ کھا لیا کریں۔ میں نے کہا کہ میں تو چھ چھ سات سات گولیاں کھا جاتا ہوں۔ حالانکہ یورپ والے کہتے ہیں کہ دو تین گولیوں سے زیادہ نہیں کھانی چاہئیں۔ مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا کہنے لگا بس یہی علاج ہے کہ ایک گولی اور کھا لیا کریں۔

جس طرح جسمانی باتوں میں یہ چیز پائی جاتی ہے۔ اسی طرح دینی باتوں میں بھی یہ چیز پائی جاتی ہے اور پرانے علماء کی کتابوں میں ایسے معلومات کا ایک اچھا خاصہ ذخیرہ موجود ہے۔ مثلاً آج ہی میں تفسیری نوٹ لکھوا رہا تھا کہ وہاں یہ ذکر آیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سونٹا پھینکا تو وہ ایک چھوٹے سانپ کیطرح دوڑنے لگ گیا مگر دوسری جگہ ذکر آتا ہے کہ وہ ایک عام سانپ کیطرح چلنے لگا اور تیسری جگہ یہ لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سونٹا پھینکا تو وہ ایک اژدھا بن گیا۔ ان تینوں مقامات پر سانپ کیلئے مختلف الفاظ کیوں استعمال کئے گئے ہیں کیوں اسے ایک جگہ حیّہ دوسری جگہ جانّ اور تیسری جگہ ثعبان کہا گیا ہے میں اسکے جواب لکھوا رہا تھا کہ مجھے یاد آیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۴؍اکتوبر ۱۹۵۶ء

بچپن ہی میں نے ایک مصری عالم کی کتاب پڑھی تھی۔ اس میں اس اعتراض کا جو جواب دیا گیا تھا۔ وہ بالکل درست تھا۔ اور وہ جواب یہ تھا۔ کہ جانّ چھوٹے سانپ کو کہتے ہیں۔ حیّہ چھوٹے اور بڑے دونو قسم کے سانپوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور ثعبان بڑے سانپ کے لئے بولا جاتا ہے۔ ان تینوں الفاظ کے استعمال سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں تضاد پایا جاتا ہے۔ لیکن غور سے دیکھا جائے۔ تو کوئی تضاد نہیں۔ جہاں قرآن کریم نے جانّ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ وہاں اس سانپ کی تیزی کا ذکر ہے۔ اور یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ جب

حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے سونٹا پھینکا۔ تو وہ چھوٹے سانپ کی طرح تیزی سے دوڑنے لگ پڑا۔ وہاں اس کی شکل کا ذکر نہیں۔ کہ وہ چھوٹا تھا یا بڑا۔ بلکہ یہ بتانا مدنظر ہے۔ کہ چھوٹے سانپ کی طرح اس میں تیزی پائی جاتی تھی۔ لیکن جہاں ثعبان کا لفظ آیا ہے۔ وہ آیات پڑھی جائیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ واقعہ فرعون کے سامنے ہوا ہے۔ اور فرعون کو چونکہ ڈرانا مقصود تھا۔ اس لئے اسے ثعبان کی شکل میں سونٹا دکھائی دیا۔ اور حیّہ کا لفظ چھوٹے اور بڑے دونوں قسم کے سانپوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ پس قرآنی آیات میں کوئی تضاد نہ رہا۔ اب دیکھو لو۔

اس اعتراض کا جواب

میں نے خود ایجاد نہیں کیا۔ اور نہ ہی میں نے کسی احمدی عالم یا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سے سیکھا ہے۔ بلکہ میں نے یہ جواب ایک مصری عالم کی کتاب میں پڑھا۔ جو بچپن میں میری نظر سے گذری تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے معاً بعد ۱۹۰۸ء یا ۱۹۰۹ء کی بات ہے۔ جبکہ میری عمر کوئی اکیس برس کی تھی۔ کہ اس وقت میں نے ایک کتاب قصص القرآن منگوائی۔ اس کتاب میں مصنف نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ واقعات کے بیان میں احادیث میں بے شک بعض باتیں زائد دکھائی دیتی ہیں۔ مگر قرآن کریم پر غور کیا جائے۔ تو اس کی آیات میں کوئی اختلاف نظر نہیں آتا۔ اس کتاب میں جہاں تک مجھے یاد ہے۔ تیس یا چالیس واقعات کا ذکر ہے اور اس میں مصنف نے اپنی سمجھ کے مطابق تمام ایسے اختلافات کو دور کر دیا ہے۔ جو بظاہر قرآن میں دکھائی دیتے ہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے جانّ ثعبان اور حیّہ کے الفاظ کے فرق کو بیان کر کے اس تضاد کو دور کیا ہے۔ جو قرآنی آیات میں دکھائی دیتا ہے۔ اور اس نے جو جواب دیا ہے۔

وہ نہایت معقول ہے۔ آج جبکہ میں تفسیری نوٹ لکھوا رہا تھا۔ مجھے وہ جواب یاد آ گیا۔ اور میں نے سمجھا۔ کہ تحدیث بالنعمت کے طور پر اس بات کا اقرار کر دوں۔ کہ میں نے

یہ نکتہ ایک مصری مصنف سے سیکھا ہے

اسی طرح چھوٹی چھوٹی نحوی تراکیب کی وجہ سے معانی میں جو فرق پڑتا ہے۔ اس کو میں نے ہسپانیہ کے ایک بڑے عالم ابوحیان کی تفسیر بحرِ محیط سے اخذ کیا ہے۔ علامہ ابوحیان کو نحو کے استعمال میں بہت مہارت حاصل تھی۔ اور وہ چھوٹے چھوٹے نکتوں سے بڑے بڑے معانی پیدا کر لیتے تھے۔ اور وہ اعتراضات جن کے جوابات علماء کو ساری عمر قرآن کریم پر غور کرنے کے بعد بھی سمجھ میں نہیں آ سکتے تھے۔ انہیں آسانی سے حل کر لیتے تھے۔ اسی طرح

تفسیر بالاحادیث

کی بہت سی کتابیں موجود ہیں۔ مثلاً علامہ سیوطی کی کتاب درِ منثور ہی ہے۔ لیکن ابن کثیر نے اس بارہ میں نہایت قیمتی مواد جمع کیا ہے۔ وہ احادیث کو نقل کرتے ہیں۔ تو زیادہ تر بخاری اور مسند احمد بن حنبل رحؒ کی روایات لاتے ہیں۔ اور ان کا ایسا مواز نہ کرتے ہیں۔ کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ ہو جاتا ہے۔ بہرحال پرانی تفاسیر پڑھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے گذشتہ بزرگوں نے اپنے اپنے زمانہ میں بڑی محنت کی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان سے بعض غلطیاں بھی ہوئی ہیں۔ لیکن بہرحال ان کی محنت قابلِ داد ہے۔ چونکہ قرآن کریم پر زیادہ تر اعتراضات اس زمانہ میں ہوئے ہیں۔ اس لئے اس زمانہ میں درحقیقت قرآن کریم ہمیں دشمنانِ اسلام نے ہی سکھایا ہے۔ بچپن میں جب مجھے قرآن کریم اور

احادیث کے مطالعہ کا شوق

پیدا ہوا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الماریوں میں مخالفین اسلام کی کئی کتابیں رکھی ہوئی ہوتی تھیں۔ مثلاً پادری عبداللہ آتھم کی کتابیں تھیں۔ پادری وارث دین کی کتابیں تھیں۔ اسی طرح اور کئی کتابیں تھیں۔ ان میں اسلام پر اعتراضات ہوتے تھے۔ میں نے پہلے ان اعتراضات کو پڑھا۔ اور بعد میں ان اعتراضات کو دور کرنے کی نیت سے میں نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا۔ اگر میں مخالفین اسلام کی کتابیں نہ پڑھتا۔ تو میرا ان اعتراضات کی طرف ذہن نہیں جا سکتا تھا۔ جو انہوں نے کئے ہیں۔ پس قرآن کریم کے پڑھنے میں جہاں ہمارے پرانے ائمہ نے ہماری مدد کی ہے۔ وہاں ایک حد تک پادریوں نے بھی ہماری مدد کی ہے۔ یہ بات تو اس

زمانہ کی ہے۔ جب میں صرف اردو جانتا تھا۔ جب انگریزی زبان سیکھ لی۔ تو

مستشرقین کی کتب

سے بڑی مدد ملی۔ مثلاً ویری کی کتابیں ہیں۔ نولڈکے میور۔ سیل اور پامر وغیرہ کی کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کے پڑھنے کے بعد جب میں نے قرآن کریم پر غور کیا۔ تو میرا ذہن ان سب اعتراضات کے جوابات کے لئے تیار ہو گیا۔ جو ان دشمنانِ اسلام نے کئے تھے۔ اگر پہلے سے ان کے اعتراضات ذہن میں نہ ہوتے۔ تو ممکن تھا۔ کہ میں بھی ان آیات پر سے یونہی گزر جاتا۔ اور سمجھتا کہ ان پر کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ لیکن ان لوگوں نے پہلے سے کئی اعتراضات ذہن میں ڈال دیئے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب میں نے قرآن کریم پڑھا۔ میں نے اپنے اوپر فرض کر لیا۔ کہ ان اعتراضات کو دور کرنا ہے۔ اور جب میں نے اس نقطۂ نگاہ سے قرآن کریم کا مطالعہ کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے مجھے ان تمام اعتراضات کا جواب سمجھا دیا۔

میں نے دیکھا ہے

کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے علوم میں اسی طرح ترقی بخشی ہے۔ کہ میں نے کبھی کسی معترض کے اعتراض کو غیر اہم نہیں سمجھا۔ بلکہ جو بھی اعتراض کسی معترض نے کیا۔ میں نے اسے اہم سمجھا۔ اور اس کا جواب دینے کی کوشش کی۔ بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اعتراض کرے۔ تو ہنس پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ یہ بھی کوئی اعتراض ہے۔ ایسے لوگوں کو جواب نہیں سوجھتا۔ لیکن جو لوگ عقل سے مواز نہ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ایک شخص کو دھوکہ لگا ہے۔ تو دوسرے کو بھی دھوکہ لگ سکتا ہے۔ اور پھر تیسرے کو بھی دھوکہ لگ سکتا ہے۔ بلکہ اگر ایک شخص کو صحیح اور جائز طور پر دھوکہ لگ گیا ہے۔ تو ۲۰ ہزار کو بھی صحیح اور جائز طور پر دھوکہ لگ سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں ان اعتراضات کو حل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کے رستے کھول دیتا ہے۔ اور ان پر تمام اعتراضات کی حقیقت واضح کر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص محض بے ایمانی سے اعتراض کرتا ہے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس شخص نے بے ایمانی سے اعتراض کیا ہے۔ لیکن اگر ہمیں معلوم ہو۔ کہ دھوکہ لگنے کی کوئی وجہ موجود تھی۔ اور معترض کے پاس کوئی نہ کوئی دلیل تھی۔ تو ہمیں اس پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اگر ہم ایمانداری سے غور کریں۔ تو یقیناً ہماری توجہ اس طرف پھر جائیگی۔ کہ اگر ایک شخص کو کسی دلیل کی وجہ سے ٹھوکر لگی ہے۔ تو اور اشخاص کے لئے بھی وہی دلیل ٹھوکر کا موجب ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس اعتراض کو دور کریں تاکہ ان لوگوں کو ایمان نصیب ہو۔ بہرحال مجھے اللہ تعالےٰ نے اس ذریعہ سے بہت سے

علوم عطا فرمائے ہیں۔ اسی طرح میری تفسیر میں اور بھی بہت سے نکات ایسے آتے ہیں۔ جن کا موجب عیسائی اور آریہ دشمن تھے۔ اگر ان کے اعتراضات نہ ہوتے۔ تو میں غالباً وہ نکات بیان نہ کر سکتا۔ اور میری توجہ ان کی طرف نہ پھرتی۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ آریہ لوگ تو یونہی اعتراض کر دیتے ہیں۔ جنہیں عقلی طور پر بڑی آسانی سے رد کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عیسائی مستشرق تاریخ کی بڑی گہری تحقیق کرنے کے بعد اعتراض کرتے ہیں۔ اور لازمی طور پر ان کا جواب دینے میں بھی بڑی تحقیق کرنی پڑتی ہے۔ جس سے بہت کچھ علوم کھل جاتے ہیں۔ لیکن شرط یہی ہے۔ کہ انسان

قرآن کریم پر کامل ایمان

رکھتا ہو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اعتراض پکا ہو گیا۔ تو قرآن کریم کے متعلق شبہ پڑ جائیگا۔ لیکن میرا ایمان یہ ہے کہ جتنا اعتراض پکا ہو۔ اتنا ہی قرآن کریم کی عظمت کا ظہور ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر پکے اعتراض کا جواب پہلے سے قرآن کریم میں موجود ہو۔ تو یہ اس کی بڑائی اور عظمت کی دلیل ہوگی۔ محض بیکار باتوں کا جواب تو ہر کوئی دے سکتا ہے۔ کامل انسان کا ثبوت یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ کامل اعتراض کو توڑے۔ اگر یورپین مصنف اور مورخ بڑی سوچ بچار کے بعد کوئی اعتراض کریں۔ اور اس اعتراض کا جواب قرآن کریم کی اپنی آیات میں مل جائے۔ تو صاف پتہ لگ جائے گا۔ کہ یہ کلام کسی عالم الغیب ہستی نے اتارا ہے۔ جسے پتہ تھا۔ کہ انیسویں یا بیسویں صدی میں اس آیت پر عیسائی مصنفین فلاں فلاں اعتراض کریں گے۔ اس لئے اس نے ۱۳۰۰ سال پہلے ان اعتراضات کا جواب دے دیا۔ پس یہ ایمان کے بڑھانے والی بات ہے۔ کیونکہ اس سے انسان کو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کتاب کسی انسان کی نازل کردہ نہیں۔ بلکہ

خدا تعالےٰ کی نازل کردہ

ہے۔ اگر یہ کتاب کسی انسان کی بنائی ہوئی ہوتی۔ تو اس میں ہزار دو ہزار سال بعد میں اٹھائے جانے والے اعتراضات کا جواب نہ ہوتا۔ کیونکہ انسان کے ذہن میں وہی اعتراضات آ سکتے ہیں۔ جو وہ خود نکالے یا اس کے زمانہ کے لوگوں نے کئے ہوں۔ لیکن قرآن کریم میں تو ان اعتراضات کا بھی جواب ہے۔ جو ہزار دو ہزار سال بعد میں آنے والے لوگوں نے کرنے تھے۔ اور ہزار دو ہزار سال بعد میں ہونے والے اعتراضات کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان

اعتراضات کا علم کیسے ہوسکتا تھا۔ پس اگر ان اعتراضات کا جواب جو بیسویں صدی میں ہونے تھے قرآن کریم میں موجود ہے تو صاف پتہ لگ گیا کہ یہ کتاب خدا تعالےٰ کی بھیجی ہوئی ہے۔ کسی انسان کی تصنیف نہیں غرض۔

قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے

ضروری ہوتا ہے کہ غیر مسلموں خصوصاً یورپین مصنفوں کی کتابوں کو پڑھا جائے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہندوؤں نے جو اعتراضات اسلام پر یا قرآن کریم پر کئے ہیں۔ وہ زیادہ تر ضد اور تعصب کی وجہ سے کئے ہیں۔ اور ایسے اعتراضات کا جواب آسانی سے دیا جا سکتا ہے۔ ان کے لئے کسی تحقیق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن عیسائی لوگ قرآن کریم پر غور کرنے اور بڑی چھان بین کرنے کے بعد اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن کریم کی سورتوں کے نزول اور ترتیب کے متعلق عیسائیوں نے وہ وہ باتیں لکھی ہیں۔ جو بڑے بڑے مسلمان مفسرین نے بھی نہیں لکھیں وہ لکھتے تو قرآن کریم کو رد کرنے کے لئے ہیں۔ لیکن بعض اوقات خود ہی پھنس جاتے ہیں۔ مثلاً

سورۂ قصص

جس میں ہجرت کی پیشگوئی پائی جاتی ہے اس کے متعلق عیسائی مصنفین بڑا زور مارنے اور تحقیق کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ مکی سورت ہے۔ حالانکہ اگر یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ یہ سورت مکی ہے تو ساتھ ہی یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی سچے ہیں کیونکہ اگر یہ سورۃ مکی ہے۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پتہ لگ گیا تھا کہ میں مکے سے ہجرت کروں گا۔ اور اس کے بعد میں ایک فاتح کی حیثیت سے دوبارہ اس شہر میں داخل ہوں گا۔ اگر باوجود اس کے کہ آپ کو اپنے مستقبل کے متعلق کوئی علم نہیں تھا آپ یہ پیشگوئی فرماتے ہیں اور پھر وہ پوری بھی ہو جاتی ہے تو یہ آپ کی

صداقت کی واضح دلیل ہے

پس عیسائی مستشرق اس سورت کو مکی کہکر خود پھنس گئے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کر گئے اگر وہ یہ لکھ دیتے کہ یہ سورت مدنی ہے تو کہا جا سکتا تھا کہ مدینہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو طاقت حاصل ہو گئی تھی۔ اس لئے اس قسم کی پیشگوئی کرنا کوئی مشکل امر نہیں تھا۔ لیکن انہوں نے اس سورت کو مکی قرار دیا۔ اور اسی طرح اپنی تحقیق سے خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اظہار کر دیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے مفسرین کہتے ہیں کہ اس سورت میں بعض آیات مدنی بھی ہیں۔ لیکن عیسائی مصنفین اسے خالص مکی سورت قرار دیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ اپنے ہاتھ خود کاٹتے اور اسلام کی صداقت کا ثبوت مہیا کرتے ہیں پس

غیر مسلموں کے اعتراضات

کو پڑھ کر ایک سچے مومن کا ایمان بڑھتا ہے۔ کیونکہ ان سے پتہ لگتا ہے کہ دشمن نے قرآن کریم پر حملہ کی جو راہیں تلاش کی تھیں۔ خدا تعالےٰ نے ان کو پہلے سے بند کر رکھا ہے۔ اور ہزار دو ہزار سال بعد جو اعتراضات وارد ہونے تھے۔ ان کا جواب پہلے ہی قرآن کریم میں موجود ہے۔

بعض عیسائی مصنف لکھتے ہیں کہ ہمیں سورتوں کے سٹائل سے پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کی فلاں آیت مدنی ہے اور فلاں مکی ہم کہتے ہیں اگر یہ بات درست ہے۔ کہ تمہیں قرآن کریم کے سٹائل سے ہی پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ اس کی فلاں آیت مکی ہے۔ اور فلاں مدنی تو یہ

قرآن کریم کا کتنا بڑا کمال ہے

کہ خدا تعالےٰ نے اس سورت کو جس میں ہجرت کی پیشگوئی تھی۔ اس سٹائل میں اتارا۔ جس کی وجہ سے تم نے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ یہ سورت مکی ہے۔ اور اس کی وجہ سے تمہیں اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کرنا پڑا کہ مکی زندگی میں، ہجرت اور فتح مکہ کے متعلق جو پیشگوئی قرآن کریم نے کی تھی۔ وہ سچی نکلی۔ ورنہ اگر یہ کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہوتی تو اسے اس بات کا کیسے علم ہو سکتا تھا کہ آج سے اتنے سالوں کے بعد ویری نولڈکے اور دیگر مستشرقین نے کسی سورت کے سٹائل کی وجہ سے اسے مکی یا مدنی کہنا ہے۔ اس لئے اس کا سٹائل ایسا رکھو کہ اس سورۃ کے پڑھتے ہی ہر شخص معلوم کر لے گا کہ یہ مکی ہے پھر

کیا یہ عجیب بات نہیں

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن کریم کے نازل کرنے والی ہستی کو تو ان اعتراضات کا علم تھا۔ جو بیسویں صدی کے عیسائی مصنفین نے کرنے تھے۔ لیکن ان عیسائیوں کو خود بیسویں صدی میں بھی یہ علم نہیں کہ ہم نے ان آیتوں کی کیا تفسیر کرنی ہے وہ ایک آیت پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن اس آیت کی جب ہم تفسیر کرتے ہیں تو ان کا اعتراض رد ہو جاتا ہے اور اس طرح قرآن کریم کی فضیلت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت دنیا پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ یہ کلام کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں۔ بلکہ عالم الغیب خدا کا اتارا ہوا ہے۔ اور اس کثرت سے اس میں علم غیب بھرا ہوا ہے کہ ہر آیت سے کوئی نہ کوئی نیا نکتہ نکل آتا ہے۔ گویا جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ اینٹ اینٹ کے نیچے فلاں چیز موجود ہے اسی طرح تم کوئی آیت اٹھاؤ۔ اس کے نیچے سے ایک معجزہ نکل آتا ہے۔ اور اس طرح قرآن کریم سارے کا سارا معجزوں سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے زمانہ میں کسی شخص نے آپ سے سوال کیا کہ قرآن کریم میں مومنوں کے متعلق اولئک علی ھدی من ربھم آتا ہے۔ حالانکہ یہاں علی ھدی کی بجائے اولئک یھدون الی الھدی ہونا چاہیئے تھا۔ یعنی ان کو ہدایت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ علیٰ کا استعمال یہاں کس حکمت کے ماتحت کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا علی ھدی کے یہ معنے ہیں کہ مومن اس طرح ہدایت پر سوار ہوتا ہے۔ جیسے کوئی شخص گھوڑے پر سوار ہو گویا جس طرح گھوڑا سوار کے تابع ہوتا ہے۔ اسی طرح ہدایت مومن کے قبضہ میں ہوتی ہے اور وہ اس پر سوار ہو کر اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ گویا معترض نے جس آیت پر اعتراض کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی سے اس کے اعتراض کو رد کر دیا۔ اور قرآن کریم کی برتری اور اس کی فضیلت کو ثابت کر دیا۔ پس قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے پہلے اس بات پر ایمان لائے۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل کردہ کلام ہے۔ اس کے بعد وہ دشمن کے اعتراضات کو پڑھے۔ اور یقین کرے کہ ہر اعتراض کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے۔ وہ کسی اعتراض کو بلاوجہ رد نہ کرے۔ بلکہ انصاف سے اس پر غور کرے اور دیکھے کہ اعتراض کرنے والے نے کس بنا پر یہ اعتراض کیا ہے اور اس کی دلیل کیا دی ہے۔ پھر اس یقین کے ساتھ کہ قرآن کریم خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور اس میں

ہر معقول اعتراض کا جواب

موجود ہے۔ وہ قرآن کریم پر غور کرے اسے یقیناً اس اعتراض کا جواب مل جائیگا اور ایسا جواب ملے گا کہ اس کا کوئی انکار نہیں کر سکے گا۔ مجھے یاد ہے جب تفسیر کبیر کی پہلی جلد جو سورۂ یونس سے کہف تک کی تفسیر پر مشتمل ہے لکھی جا رہی تھی تو سورہ کہف کی آیت لا تقولن لشايء إني فاعل ذالك غدا (ع) کے متعلق مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی کہ اس کا پہلی آیات کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ میں نے یہ تفسیر ۲۳ء کے درس کے نوٹوں سے تیار کی تھی اور زیادہ عرصہ گزرنے کی وجہ سے میں یہ بھول چکا تھا کہ اس آیت کا پہلی آیات کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ ایک دن میں عشاء کے بعد تہجد کی نماز تک اس کے متعلق سوچتا رہا۔ لیکن میں کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکا۔ آخر میں نے کہا اس وقت میں اسے چھوڑتا ہوں۔ جب تفسیر لکھتے لکھتے یہ مقام آئے گا۔ تو اللہ تعالےٰ اسے خود ہی حل فرما دے گا۔ چنانچہ تفسیر لکھتے ہوئے جب میں اس آیت پر پہنچا۔ تو

فوراً یہ آیت حل ہو گئی

اور پتہ لگ گیا کہ اس آیت کا پہلی آیات کے مضمون کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ چنانچہ میں نے اس آیت کی وہاں تفسیر لکھ دی۔ اسی طرح چند دن ہوئے میں تفسیری نوٹ لکھوا رہا تھا کہ میری بیوی مجھ سے کہنے لگیں کہ میں ایک بات کہوں۔ میں نے کہا کہو۔ کہنے لگیں کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ آپ نوٹ لکھوا رہے ہوتے ہیں۔ تو میرے دل میں خیال آتا ہے کہ اس آیات پر تو فلاں اعتراض پڑتا ہے لیکن تیسری یا چوتھی آیت کے بعد آپ خود ہی اس اعتراض کا جواب لکھوا دیتے ہیں

مجھے حیرت آتی ہے

کہ میں نے تو وہ اعتراض آپ کو بتایا نہیں ہوتا۔ پھر آپ کو اس کا پتہ کیسے لگ گیا۔ میں نے کہا مجھے تو اس اعتراض کا پتہ نہیں ہوتا۔ لیکن خدا تعالےٰ کو تو اس کا علم ہوتا ہے۔ اسلئے جب میں اس مقام پر پہنچتا ہوں تو وہ اس کا جواب میرے ذہن میں ڈال دیتا ہے تاکہ جس شخص کے دل میں بھی ایسا اعتراض پیدا ہو وہ اس سے فائدہ اٹھا سکے

پس اگر کسی انسان کو قرآن کریم کی سچائی پر پورا یقین ہو تو اُسے کوئی اعتراض ایسا نہیں ملے گا جس کا جواب قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔ احادیث میں جو قرآن کریم کے متعلق آتا ہے یصدّق بعضہٗ بعضاً (مشکوٰۃ کتاب العلم) اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ کوئی اعتراض قرآن کریم پر پیدا ہو خدا تعالےٰ اس کا جواب وہیں آگے پیچھے بیان کر دیتا ہے۔

پس قرآن کریم کو سمجھنے کا

طریق یہی ہے

کہ پہلے قرآن کریم کے دشمنوں کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھی جائیں۔ لیکن انہیں ایمان کے ساتھ پڑھنا چاہیئے بے ایمانی کے ساتھ نہیں تاکہ تم ان کا شکار نہ ہو جاؤ اور پھر انہیں اس یقین کے ساتھ پڑھو کہ جو کچھ دشمنانِ اسلام نے لکھا ہے اس کا جواب قرآن مجید میں موجود ہے۔ جب تم اس طریق پر ان کتابوں کو اور پھر ان کے بعد قرآن کریم کو پڑھو گے۔ تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ان لوگوں نے قدم قدم پر جھوٹ بولا ہے۔ اور قرآن کے اندر ہدایت ہی ہدایت ہے۔ اس طرح مومن کو اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے کسی اور سواری کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہدایت ہی اس کا گھوڑا بن جاتی ہے اور وہ اس پر سوار ہو کر اپنے رب کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ اور سیدھی بات ہے کہ جب ہدایت کسی کی سواری بن جائے تو اُسے کسی اور سے راہ نمائی حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہتی مثلاً گھر کا مالک کسی کو خود ہی اپنے گھر لے جائے تو اسے اس گھر کا رستہ کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر وہ کسی اور سے رستہ دریافت کرے تو گھر کا مالک ہنس پڑے گا اور کہے گا کہ میں تو خود تمہیں اپنے گھر لے جا رہا ہوں تمہیں کسی اور سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ پس

علیٰ ھدًی کے یہی معنے ہیں

کہ مومن ہدایت پر سوار ہو جاتا ہے اور ہدایت کو علم ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آئی ہے اور خدا تعالےٰ کی طرف ہی اس نے جانا ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ کوئی دھوبی تھا۔ اس کی بیوی بڑی تیز مزاج تھی۔ وہ روزانہ اس سے لڑائی کیا کرتی تھی۔ ایک دن وہ تنگ آ کر کہنے لگا کہ میں آئندہ اس گھر میں کبھی نہیں آؤنگا۔ اگر میں گھر واپس آیا تو مجھے دھوبی نہ سمجھنا۔ اس کے بیٹوں کا خیال تھا کہ ماں کی ماں کا قصور نہیں بلکہ خود ان کا باپ جھگڑالو ہے۔ وہ پہلے بھی کئی دفعہ روٹھا تھا اور لڑکے ہمیشہ اسے مناتے لاتے تھے۔ اس دفعہ بھی وہ روٹھ کر چلا گیا۔ شام کو بیٹے گھر آئے تو انہوں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ باپ کہاں ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ تو روٹھ کر چلا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ماں تم چپ کر کے بیٹھی رہو باپ کو منا کر لانے کی ضرورت نہیں وہ آپ ہی بھوک سے بیتاب ہو کر گھر آ جائے گا۔ چنانچہ شام ہوئی تو دھوبی کو بھوک لگی۔ وہ سارا دن اس انتظار میں رہا تھا کہ اس کے بیٹے آئیں گے اور اسے منا کر لے جائیں گے لیکن وہ نہ آئے۔ اب پیٹ تو کسی کی بات مانتا نہیں۔ اُسے بھوک لگی تو اس نے گھر واپس جانے کی

ایک تجویز سوچی

دھوبی کے جانور کا قاعدہ ہے کہ وہ چونکہ روزانہ کپڑے لے کر گھاٹ پر جاتا ہے اور شام کو گھر واپس آتا ہے اس لئے اگر اسے کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ سیدھا گھر میں آ جاتا ہے۔ اِدھر اُدھر نہیں جاتا۔ چنانچہ اُس نے اپنے بیل کو کھلا چھوڑ دیا اور اس کی دُم پکڑ لی اور اس کے ساتھ ساتھ گھر کی طرف چل پڑا۔ جب وہ گھر میں گھسنے لگا تو اُسے شرم محسوس ہوئی کہ میں نے تو کہا تھا کہ میں اس گھر میں کبھی نہیں آؤں گا اور اب آپ ہی گھر آ گیا ہوں۔ اس لئے اس نے بیل سے کہنا شروع کر دیا کہ جانے بھی دو تم تو مجھے خود ہی گھسیٹ کر گھر لے آئے ہو ورنہ میں نے تو نہیں آنا تھا۔ اس طرح وہ اپنے گھر میں داخل ہو گیا جس طرح وہ بیل خود ہی گھر آ گیا تھا اسی طرح ہدایت بھی جانتی ہے کہ خدا تعالےٰ کا گھر کونسا ہے اور وہ سیدھی اس گھر میں پہنچ جاتی ہے پس علیٰ ھدًی کے معنے یہی ہیں کہ ایک دفعہ مومن ہدایت پر سوار ہو جائے تو پھر وہ کبھی دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ اسے یہ خوف نہیں ہوگا کہ وہ کسی اور کے گھر نہ چلا جائے بلکہ ہدایت خود بخود خدا تعالےٰ کے گھر میں پہنچ جائے گی۔ کیونکہ اسے علم ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے گھر سے آئی ہے اور اس کے گھر اس نے جانا ہے

پس اگر تم قرآن کریم کو

اس یقین سے پڑھو گے

کہ اس میں ہر اعتراض کا جواب موجود ہے تو اس کے مطالب تم پر اس طرح کھلیں گے کہ تمہیں حیرت آئے گی کہ بغیر کسی سے پوچھے ہدایت تمہیں آپ ہی آپ خدا تعالےٰ کے گھر لے جا رہی ہے۔ وہ نہ اِدھر منہ موڑے گی اور نہ اُدھر منہ موڑیگی بلکہ سیدھی خدا تعالےٰ کے گھر لے جائے گی۔ اور جب انسان خدا تعالےٰ کے گھر پہنچ جاتا ہے تو وہ ساری بدیوں اور ساری گمراہیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے ٭

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سولھواں سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سولھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ مؤرخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

اس اجتماع کی اہمیت تمام اراکین خدام الاحمدیہ پر واضح ہے۔ اس میں علمی مقابلوں۔ ورزشی مقابلوں۔ شوریٰ۔ تلقین عمل اور انتخاب نائب صدر کے علاوہ سب سے اہم چیز سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا روح پرور خطاب ہے۔

جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنے اس اہم اجتماع میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سلسلہ کتب اسلام کے متعلق

محترم حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی رائے

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ کا تصنیف کردہ سلسلہ کتب اسلام دیر ہوئی قادیان سے ایک تاجر کتب نے شائع کیا تھا۔ اور ان کتب نے ایک اہم ضرورت کو پورا کیا تھا کیونکہ یہ سلسلہ نہ صرف بچوں کے لئے ہی مفید ثابت ہوا بلکہ بڑی عمر والوں نے بھی اس سے استفادہ کیا۔

۲۔ یہ سلسلہ کتب جن میں اسلامی مسائل اور تاریخ کے علاوہ احمدیت کے خصوصی مسائل بھی شامل ہیں۔ اور اسلام کی پہلی دوسری۔ تیسری۔ چوتھی اور پانچویں کتاب کی صورت میں شائع شدہ ہے اب دوبارہ مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب نے ان کتب کو شائع کیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے مہاشہ صاحب موصوف کو اس وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ نظارت ہذا جماعتوں کے احباب کو اس سلسلہ کتب کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اُمید ہے احباب ذیل کے پتہ پر تحریک کر کے ان کتب سے فائدہ اٹھائیں گے۔ قیمت ہر سہ کتب کی ایک روپیہ ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر احمدیہ کتابستان ربوہ ضلع جھنگ

اپرنٹس پاکستان گورنمنٹ پریس

شرائط:۔ یونیورسٹی ڈگری عمر ۱۸ تا ۲۵ - درخواستیں بنام مینجر گورنمنٹ آف پاکستان پریس کراچی یا ڈھاکہ ۱۵ تک (پاکستان ٹائمز ۸/۱۰/۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

جملہ مجالس کے عہدیداران کی فوری توجہ کے لئے

سال رواں ختم ہو رہا ہے یہ آخری مہینہ ہے ضروری ہے کہ آئندہ سال شروع ہونے سے قبل اس سال کے جملہ حسابات صاف ہو جائیں۔ لہٰذا تمام مجالس کے عہدہ داروں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بقایا جات کی وصولیوں اور ان کی مرکز میں ترسیل کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ کیونکہ بعض نہایت ضروری اخراجات رُکے پڑے ہیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

گمشدہ عینک

مجھے ایک گمشدہ عینک گول بازار ربوہ سے پڑی ہوئی ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو وہ قریشی محمد اکمل صاحب دوکاندار گول بازار ربوہ سے لے سکتے ہیں۔

صفی اللہ صادق ششم ب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

قرص نور قابلِ رشک صحت اور طاقت کیلئے مفید دوا قیمت چار روپے علاوہ محصولڈاک ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

زعماء صاحبان انصار کیلئے ضروری تاکید

انصار کا سالانہ اجتماع عنقریب ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے انشاء اللہ وقت بہت قریب آگیا ہے۔

اس لئے

(۱) اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست مرکز میں نہ بھجوائی ہو تو فوراً بھجوا دیں۔

(۲) فارم بجٹ چندہ انصار جو قائد صاحب مال نے بھجوائے ہوئے ہیں۔ بعد تکمیل اگر نہ بھجوائے ہوں تو جلد مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں تا شوریٰ انصار کے لئے بجٹ کی تیاری میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

(۳) انتظامات اجتماع انصار اور تعمیر دفتر کا کام جو سرعت سے جاری ہے ان ہر دو کاموں کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جن احباب سے ابھی تک یہ چندے وصول نہ ہوئے ہوں ان سے وصول کر کے فراہم شدہ چندہ جلد از جلد ۲۰ اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ اسی طرح انصار کا ماہوار چندہ بھی۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا:- میرے چھوٹے بھائی قریشی فضل حق درویش کی اہلیہ اور بچیاں بیمار ہیں اور حالت بھی خراب ہے۔ احباب شفایابی اور مشکلات کیلئے دعا فرمائیں۔ قریشی محمد حنیف قمر از ابلوا

زنانہ علاج

حضرت خلیفہ اوّلؓ کا قائم کردہ دواخانہ جوان کے شاگرد حکیم نظام جان صاحب کی نگرانی میں باحسن خدمت کر رہا ہے میں عورتوں کے پیچیدہ اور لاعلاج امراض کا مکمل اور شافی علاج ہوتا ہے۔ ایسی تکالیف جن میں چھوٹا یا بڑا اپریشن ناگزیر ہوتا ہے انہیں بھی بغیر اپریشن کے محض خدا تعالیٰ کے فضل اور استاذی المکرم کے علم اور حکمت سے دور کر دیا جاتا ہے۔ ایسی عورتیں جنہیں ہسپتال سے بھی مکمل آرام نہ آسکا وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے تندرست ہو گئی ہیں۔ معائنہ کے لئے تسلی بخش زنانہ انتظام ہے۔ ہزار ہا لاعلاج عورتیں شفایاب ہو چکی ہیں۔ آپ بھی محروم نہ رہیے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی خط لکھیے۔

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

علاقہ تھل میں زرعی اراضی برائے فروخت

خاصی مقدار میں زرعی اراضی کے مربعہ جات جو بیرون بلاک ہیں بہت جلد فروخت کئے جا رہے ہیں۔ اراضی زرخیز اور عمدہ ہے۔ قیمت بالکل معمولی ہے۔ کاشتکار طبقہ کے لئے بہترین موقع ہے۔ خط و کتابت کے ذریعہ یا خود مل کر رابطہ کریں۔

پنجاب زراعت فارم لمیٹڈ کارنر دیلو بلڈنگ چوک رنگ محل لاہور

ضرورت ہے

ایک احمدیہ ہاسپٹل کنری ضلع تھرپارکر میں جاری کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مناسب اور مستند حضرات کی ضرورت ہے (۱) ایک سند یافتہ ڈاکٹر۔ پنشن یافتہ حضرات بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں (۲) ایک ٹرینڈ نرس لیڈی ہیلتھ ڈوائف (MIDWIFE) (۳) تین کمپونڈر (۴) ایک ایکسرے ٹیکنیشن یا میٹرک پاس احمدی نوجوان جو ایکسرے کا کام سیکھنا چاہتا ہو۔ اپنے متعلقہ کوائف سے پُر شدہ درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

ڈاکٹر صدیقی پوسٹ بکس ۱۲ میر پور خاص

ہومیوپیتھک اور طب یونانی کے ایجنٹ

ہم اعلان کرتے ہیں کہ طب یونانی اور ہومیوپیتھی کے ایجنٹ ہم سے خریدیئے فہرست کے لئے ۱۰ نئے پیسے کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

مینیجر احمدیہ فارمیسی پارک آباد ضلع شیخوپورہ

موتی سرمہ

خارش، ککرے، جالا، پھولا، پڑبال، دھند، غبار، پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (دعہ)

نور کیمیکل فارمیسی دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

دنیا کے تمام مسائل کا حل اسلام میں از تصنیف نائب جسٹس محمد ظفر اللہ خاں صاحب کارڈ آنے پر مفت

ناظم ایجنسی } طبیبہ عجائب گھر آبادہ ضلع گوجرانوالہ

جواہر مہرہ عنبری

جسے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے ترتیب دیا۔ اور ہمیں تیار کرنے کی سعادت ملی۔ اس کا استعمال مقوی دل و دماغ و روح و باصرہ تریاق سموم۔ دافع خفقان و حزن بواسیر و جنون و امراض رحم و محلل صلابات و معین حمل و محافظ شباب و مقوی اعضاء ہے۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۱۰/- روپے

مینیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ

نماز مترجم انگریزی میں

معہ عربی متن اور تصاویر قیام رکوع سجود و تفصیل نماز جمعہ۔ عیدین۔ نکاح۔ استخارہ جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ ر میں پہنچا دی جائے گی۔

پاکستانی احباب "خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۸۲/۲ گولیمار کراچی سے حاصل فرما سکتے ہیں۔

سکرٹری انجمن ترقی اسلام حیدرآباد دکن

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸ ¾	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½
از لاہور برائے سرگودھا	۲ ½	۵	۶ ½	۸	۹ ½	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ¾	۱۰ ½	۱۴ ½							
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ½							

نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینیجر)

نئے دانت بنوانے اور بغیر درد کے نکلوانے اور نظر کی عینکوں کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز نزد صدر چوک رنگی چنیوٹ

چوہدری غلام رسول ۳۵ کا خط (بقیہ صفحہ اول)

کر دئیے گئے تھے اور حضور کی ذات کے خلاف نہایت ہی گندے الزامات لگا کر مجھے متاثر کر دیا گیا تھا جن کی وجہ سے خاکسار حضور کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق نہیں سمجھتا تھا نیز مجھے اسباب کا بھی یقین دلایا گیا تھا کہ آپ ہر حالت میں اپنے بعد میاں ناصر احمد صاحب کو خلیفہ منتخب کروانے کے حالات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ پراپیگنڈا مسلسل ایک مدت سے میرے سامنے ہوتا رہا جس کی وجہ سے میرا دماغ بھی اس کا اثر قبول کئے بغیر نہ رہ سکا

آج مورخہ ۱۵/۹/۵۶ کے الفضل کا مطالعہ کر کے جس میں حضور نے آئندہ خلافت کے متعلق اپنا مسلک واضح الفاظ میں بیان فرما دیا ہے اس سے میری دلی تسلی ہو گئی ہے۔ الحمد للہ

اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جس طرح آپ کے خلاف یہ الزام غلط ثابت ہوا ہے کہ آپ اپنے بعد میاں ناصر احمد صاحب کو خلیفہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اسی طرح یقیناً دوسرے الزامات بھی غلط اور جھوٹ ہیں۔

اب میں حضور کی خدمت میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے دماغ میں یہ سب غلط خیالات پیدا کرنے کا محرک ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض معلم جامعہ احمدیہ ہوئے ہیں۔ جو پچھلے ایام میں بھی لاہور آ کر حمید ڈاڈھا اور ملک عزیز الرحمان صاحب سے ملاقاتیں کرتے رہے ہیں۔ ایک ملاقات کے گواہ کے طور پر میں ایک احمدی نوجوان سیٹھی سعید احمد سہگل (مقیم C بلاک ماڈل ٹاؤن) کو بھی پیش کر سکتا ہوں جنہوں نے ان تینوں کو بس اسٹینڈ پر گفتگو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

آج سے میں حضور کی خلافت حقہ پر دوبارہ ایمان لاتا ہوں اور حضور کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا حقیقی مصداق سمجھتا ہوں۔ آئندہ تا دم زیست حضور کی وفاداری کا عہد کرتا ہوں۔ براہ نوازش حضور مجھے معاف فرما کر میری بیعت قبول فرمائیں۔ والسلام

حضور کا خادم غلام رسول ۳۴ نسبت روڈ لاہور ۱۵/۹/۵۶

اب غلام رسول ۳۵ کے ساتھی ان دونوں خطوں کو پڑھ لیں اور سوچیں کہ غلام رسول ۳۵ کا حافظہ ٹھیک ہے یا بگڑ گیا ہے۔ چونکہ بھائیوں کو بھائیوں سے ہمدردی ہوتی ہے اسلئے وہ اس کے علاج کی فکر کر لیں کیونکہ دونوں خطوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی شدید مرض میں مبتلا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کرو

دمدم Damdam

قلت خون کیلئے دمدم
کہنے کو صرف اک دوا ہے یہ
اس کی تعریف کیا کروں اے دوست
اک حب صبح اور اک حب شام
معدہ اعضا اور جگر کر دے
اس سے رگ رگ میں خون دوڑیگا
اور وہ خون صاف اور تازہ
آپ کھائیں تو آپ کے رخسار
ہوں شگفتہ گلاب کی مانند
قلت خوں کا دور ہو دکھڑا

ہے مریضوں کی مونس دمدم
اصل میں قلزم شفا ہے یہ
اس کی توصیف کیا لکھوں اے دوست
کھا کے دیکھ لے گا یہ انعام
زندہ ہو جائیں گے یہ سب مردے
موجزن ہوگا خون کا دریا
ہوگا چہروں پہ حسن کا غازہ
سرخ ہو جائیں مثل سیب و انار
شیب ہو پھر شباب کی مانند
اور نکل آئے چاند سا مکھڑا

ہر عمر ہر موسم میں یکساں مفید و بے ضرر قیمت ۲ روپے چھوٹی ۱ روپیہ
مینیجر قدسی امینائی اینڈ کمپنی ۱۰ احسن منزل دسن اسٹریٹ کراچی نمبر ۱

رحمت پلز

قیمتی ادویات کے استعمال پر بھی اگر کسی مریض کو جملہ شکایات کمزوری وغیرہ بدستور موجود رہی ہوں تو رحمت پلز قیمتی ۲/۸/۰ روپے فی شیشی جس میں ۲۴ گولیاں ہیں کو ضرور استعمال کریں۔ انشاءاللہ تعالےٰ تمام ایسی ویسی امراض رفع ہو کر مستقل اور پائیدار صحت نصیب ہوگی۔

علاوہ ازیں خدا تعالےٰ نے ان گولیوں میں تبخیر معدہ۔ معدہ کی کمزوری جلابوں کا خود بخود لگ جانا وغیرہ امراض کو رفع کرنے کی بھی خوبی رکھی ہوئی ہے

نوٹ:- رحمت پلز کے ساتھ اگر بے ضرر تیل قیمتی ۲/۰ روپے فی شیشی کا استعمال ہو تو پٹھوں کو بہت زیادہ طاقت ملتی ہے۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ رحمت ربوہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

نوٹس

دستخط کنندہ ذیل مندرجہ ذیل کام کے لئے مطبوعہ شیڈول کے مطابق لیبر اور میٹریل ریٹ کے سربمہر ٹینڈر مقررہ فارموں پر ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو دو بجے بعد دوپہر تک وصول کرے گا مقررہ فارم ۱۸ اکتوبر کو ایک بجے تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ٹینڈرز اسی روز اڑھائی بجے بعد دوپہر کو سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت مع شرح ٹینڈر	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانی ہوگی
(۱) آئی او ڈبلیو سیالکوٹ سیکشن میں رہائشی اور دفتری عمارتوں کی بیرونی۔ اندرونی اور مٹی کے پلاسٹر کی سالانہ مرمت (برائے ۵۷-۱۹۵۶ء)	۳۴۰۰/- روپے	۶۸/- روپے

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن میں ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ ٹینڈر داخل کرنے سے قبل ۱۸ اکتوبر تک اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

(۳) تفصیلی شرائط دیگر کوائف اور نرخوں کی مطبوعہ شیڈول دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں تعطیل کے علاوہ کسی دن بھی دیکھے جا سکتے ہیں

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

درخواست دعا میرے برادر حقیقی محمد صدیق صاحب کی اہلیہ قریباً ایک ہفتہ سے سخت بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
عبدالقدیر پہرہ دار قصر خلافت

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

رعائت ختم ہو گئی

۳۰ ستمبر گذر گئی ہے اس لئے اب کوئی صاحب "چشمۂ اسلام" مفت طلب کرنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں نئی سکیم کا انتظار فرمائیں

کراچی بک ڈپو ۲ ہر گولی مار کراچی